شراب نوشی پر وعید شدید

محمد منیر قمر سیالکوٹی
ترجمان شریعت کورٹ ۔ الخبر، سعودی عرب

آیئے ! آج ان احادیث رسول ﷺ کا مطالعہ کریں جن میں شرابی کیلئے وعید و عذاب، لعنت و پھٹکار اور گمراہی کا ذکر ہے۔

شراب باعث گمراہی ہے

شراب کے باعث گمراہی ہونے کا اندازا صحیح بخاری، نسائی، ابن حبان، طبرانی اوسط، مسند احمد اور ابی عوانہ اور دیگر کتب حدیث میں مذکور نبی اکرم ﷺ کے اس ارشاد گرامی سے ہی لگایا جا سکتا ہے۔ جس میں آپ واقعہ معراج کے وقائع کے ضمن میں فرماتے ہیں :

فاتیت بثلاثة اقداح، قدح فیہ لبن و قدح فیہ عسل و قدح فیہ خمر فاخذت الذی لبن فشربت فقیل لی اصبت الفطرة انت و امتک۔

(بخاری مع فتح الباری ۱۰ ، ۶۰)

ترجمہ :۔ میرے لئے تین پیالے لائے گئے جن میں سے ایک میں دودھ، ایک میں شہد اور ایک میں شراب تھی۔ میں نے وہ پیالہ لے لیا جس میں دودھ تھا اور پی لیا۔ مجھ سے کہا گیا : آپ اور آپ کی امت نے فطرت (یعنی دین مستقیم یا دین حق پر استقامت) کو پا لیا۔

اور دوسری روایت میں ہے :

فقال جبریل، الحمد للہ الذی ھداک للفطرة و لو اخذت الخمر غوت امتک۔ (بخاری مع فتح الباری ۱۰ ، ۳۰)

ترجمہ :۔ ہر قسم کی تعریف اس ذات کے لئے ہے جس نے آپ کو دین حق پر استقامت کی ہدایت بخشی اگر آپ شراب والا پیالہ پکڑ کر پی لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

شارحین حدیث لکھتے ہیں کہ آپ کو تین پیالوں میں سے ایک کا اختیار دیا گیا جن میں سے ایک شراب کا پیالہ بھی تھا اور ان میں شراب کا پیالہ اس لئے تھا کہ جنت کی شراب تھی جو حرام نہیں ہے یا پھر ابھی تک حرام نہیں کی گئی تھی مگر اللہ تعالی کے علم تھا کہ حرام کی جائے گی لہذا بطور امتحان اسے بھی شامل کیا گیا اور جبرائیل علیہ السلام کا یہ کہنا کہ اگر آپ شراب والا پیالہ لے کر پی لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔ یہ آنے والے وقت کے بارے میں فال کے طور پر کہا گیا تھا اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ انہیں اس بات کا پہلے علم دیا گیا ہو اور نبی اکرم ﷺ کی مومنانہ و پیغمبرانہ فراست نے بھانپ لیا تھا کہ یہ مستقبل میں حرام کی جانے والی ہے۔ لہذا آپ نے اسے ہاتھ تک نہیں لگایا اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ نے اس کی طرف ہاتھ اس لئے نہیں بڑھایا تھا کہ آپ کی طبیعت و فطرت انتہائی درجے کی سلیم تھی اور ساتھ ہی اللہ تعالی کی عنایت و رعایت اور حفاظت شامل تھی۔ (فتح الباری ۱۰ر ۳۳‘ ۱۷۱)

بہرحال یہ واقعہ تو حرمت شراب کے نازل ہونے سے بھی پہلے کا ہے اور جو شخص شراب کی حرمت نازل ہو جانے کے بعد اب بھی شراب نوشی کرتا ہے اس کے گمراہ ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے۔

شرابی سے کمال ایمان چھن جاتا ہے۔

صحیح بخاری و مسلم‘ ابو داؤد‘ ترمذی اور نسائی میں ارشاد نبوی ہے:

لا يزني الزاني حين يزني و هو مومن‘ و لا يشرب الخمر حين يشرب و هو مومن‘ و لا يسرق السارق حين يسرق و هو مومن۔

(بخاری مع فتح الباری ۱۰ر ۳۰‘ الترغیب ۴ر ۲۹۲)

ترجمہ:۔ کوئی زانی جس وقت زنا کا ارتکاب کرتا ہے اس وقت وہ مومن نہیں رہتا اور کوئی شرابی جب شراب پیتا ہے تو وہ اس وقت مومن نہیں رہتا اور کوئی چور جب چوری کرتا ہے تو اس وقت مومن نہیں رہتا۔

یعنی ارتکاب گناہ کے وقت اس سے کمال ایمان چھن جاتا ہے۔ البتہ جونہی وہ تائب ہو جائے تو ایمان عود کر آتا ہے۔ جیسا کہ ابو داؤد میں ہے۔

و لکن التوبة معروضة بعد

ترجمہ :۔ اگر توبہ کر لے تو قبول ہو جائے گی۔

اور نسائی شریف میں ہے :

فان تاب تاب علیه۔

الترغیب ۔ ۴ ۔ ۳۹۲ کے الفاظ سے پتہ چلتا ہے اور اس حدیث کے الفاظ سے خوارج نے جو عقیدہ بنایا ہے۔ کہ کبیرہ گناہ کا ارتکاب کرنے والا شخص کافر ہے اور ابدی جہنمی ہے ان کا یہ عقیدہ باطل ہے کیونکہ کبائر کا مرتکب کافر نہیں ہے بلکہ فاسق و فاجر کہلاتا ہے۔ جو توبہ اور عمل صالح سے پھر مومن بن سکتا ہے۔ جیسا کہ مسلم' ابو داؤد اور نسائی کے مذکورہ الفاظ سے معلوم ہو رہا ہے۔ بخاری و مسلم اور دیگر کتب حدیث میں ارشاد نبویؐ ہے :

من شرب الخمر فی الدنیا ثم لم یتب منها حرمها فی الآخرة۔

(بخاری مع الفتح ۱۰ / ۳۰)

ترجمہ :۔ جس نے اس دنیا میں شراب نوشی کی اور توبہ نہ کی وہ آخرت میں اس سے محروم رہے گا۔

اس آخری جملہ کی وضاحت امام خطابی رحمہ اللہ علیہ نے (معالم السنن میں) اور امام بغویؒ نے شرح السنة میں یہ کی ہے کہ وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہو گا کیونکہ اہل جنت کا مشروب شراب طہور ہو گا اور جب کوئی شخص اس سے محروم رہ گیا تو گویا وہ جنت میں ہی نہیں جائے گا اور بعض نے جو کہا ہے کہ وہ جنت میں کبھی داخل نہیں ہو گا۔ حافظ ابن حجر اور ابن عبد اللہ نے اس قول کو مناسب قرار نہیں دیا۔ کیونکہ اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ کبیرہ گناہ بھی توبہ سے اللہ معاف کر دیتا ہے۔ لہذا یہ تو جائز ہے کہ توبہ کر کے جنت

میں چلا جائے گا۔ مگر شراب سے وہاں محروم رہے گا۔ کیونکہ اس نے جلد بازی کر کے اس دنیا میں شراب پی لی تھی اور بعض متاخرین اہل علم کا کہنا ہے کہ جو شخص شراب کو حلال سمجھ کر پیئے گا۔ وہ نہ تو جنت میں جائے گا نہ وہاں پی پائے گا۔ البتہ جو شخص اسے حرام سمجھتے ہوئے پیئے گا وہ ایک مدت تک محروم رہے گا چاہے یہ سزا کی مدت ہی کیوں نہ ہو۔ اعاذنا اللہ منہا۔

اور شراب نوشی کی عادت عام ہو جانے کو نبی اکرم ﷺ نے قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی قرار دیا ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری میں ارشاد نبویؐ ہے:

من اشراط الساعة ان یظھر الجھل و یقل العلم و یظھر الزنا و تشرب الخمر۔

ترجمہ :۔ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ جہالت عام ہو جائے گی علم کم ہو جائے گا زنا عام ہو جائے گا اور شراب عام پی جائے گی۔

آگے فرمایا:

و تکثر النساء حتی یکون لخمسین امرأة قیمھن رجل واحد۔

(بخاری مع الفتح ۱۰ر ۳۰)

ترجمہ :۔ عورتیں (مردوں سے) زیادہ ہو جائیں گی حتی کہ پچاس عورتوں کا سرپرست صرف ایک مرد ہو گا۔

اس حدیث شریف میں علم سے مراد علم دین ہے اور جہالت سے مراد احکام و علم دین سے جہالت ہے۔ ورنہ دنیاوی علوم میں تو لوگ روز بروز ترقی کر رہے ہیں نہ کہ تنزل۔ اب آپ ارشاد نبویؐ پر غور فرمائیں تو معلوم ہوتا ہے کہ قیامت سر پر کھڑی ہے اور مجموعی علامات قیامت جو متعدد احادیث میں وارد ہوئیں ہیں ان میں سے صرف چند ایک ہی پوری ہونے والی باقی رہ گئی ہیں۔ جبکہ ان کی غالب اکثریت پوری ہو چکی ہے۔

لہذا بھائیو' بہنو! اب وقت ہے کہ جتنی جلدی ممکن ہو گناہوں سے توبہ کی جائے۔ اپنے خالق و مالک اور پروردگار عالم کے سامنے جبین نیاز جھکا کر مصمم ارادہ اور پختہ عہد کیا جائے کہ آئندہ ہم معاصی کا ارتکاب نہیں کریں گے اور گناہوں کی دلدل میں قدم نہیں رکھیں گے اور اسی میں ہماری دنیا اور آخرت کی بھلائی ہے اور شراب کے رسیا دلدادہ لوگوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ نسائی اور مسند احمد و بزاز' بیہقی اور مستدرک حاکم میں ارشاد نبویؐ ہے:

ثلاثة حرم الله عليهم الجنة' مدمن الخمر و العاق و الديوث الذى يقر فى اهله الخبث (الترغيب ۴/۲۹۷' مشكوة ۲/۱۰۸۴ و صححه الالبانى فى صحيح الجامع الصغير للسيوطى)

ترجمہ :۔ تین قسم کے لوگوں پر اللہ تعالی نے جنت حرام کر دی ہے شراب کے عادی۔ ماں باپ کے نافرمان اور دیوث جو اپنی بیوی میں (غیر شرعی) امور خباثت دیکھے اور منع نہ کرے۔

اور طبرانی میں ہے:

ثلاثة لا يدخلون الجنة ابدا الديوث و الرجلة من النساء و مدمن الخمر۔ (صحيح الجامع ۲/۳/۷۱ و صححه)

تین قسم کے لوگ ہرگز جنت میں نہیں جائیں گے۔ دیوث اور مردوں جیسی چال ڈھال (لباس اور بالوں کی تراش خراش کروانے) والی عورتیں اور شراب کے عادی لوگ۔

ایک اور حدیث جو کہ نسائی' ابن حبان' ابن خزیمہ' مسند احمد اور مستدرک حاکم میں ہے۔ جس میں نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

ثلاثة لا ينظر الله اليهم يوم القيامه العاق لوالديه و المراة المترجلة بالرجال و الديوث

ترجمہ :۔ تین قسم کے لوگ وہ ہیں جن کی طرف قیامت کے دن اللہ تعالی

اپنی نظر رحمت و کرم نہیں کرے گا ماں باپ کا نافرمان' مردوں سے مشابہت کرنے والی عورت اور دیوث

اور آگے فرمایا:

و ثلاثة لا یدخلون الجنة العاق لوالدیه و المدمن الخمرُ و المنان بما اعطی

ترجمہ :۔ تین قسم کے لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔ والدین کا نافرمان' شراب نوشی کا عادی اور کسی کو کچھ دے کر احسان جتانے والا۔

(فائدہ : بعض لوگ شراب نہ ملنے پر آفٹر شیو لوشن پی کر نشہ پورا کر لیتے ہیں اور شراب کی حرمت کی علت (نشہ) موجود ہونے کی صورت میں وہ بھی حرام ہے۔)

مسند احمد اور صحیح ابن حبان میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے' ابن ماجہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے' شعب الایمان بیہقی میں محمد بن عبید عن ابیہ اور تاریخ امام بخاری میں محمد بن عبد اللہ عن ابیہ کی حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم پہلے بھی ذکر کر چکے ہیں جس میں آپؐ فرماتے ہیں :

مدمن الخمر (ان مات لقی الله) کعابد و ثن۔ " یا " من لقی الله مدمن الخمر لقیه کعابد و ثن۔

(الترغیب ۴ / ۲۹۷' مشکوۃ ۲ / ۱۰۸۴' صحیح الجامع ۳ / ۵ / ۲۰۵)

ترجمہ :۔ (معنی ان دونوں روایات کا ایک ہی ہے) جو شخص شراب نوشی کا عادی ہونے کی حالت میں ہی مر گیا وہ اللہ کو اس حالت میں ملے گا گویا کہ وہ بت پرست مشرک تھا۔

اندازہ فرمائیں کہ شراب کے عادی ہونے کی حالت میں مرنے والے کو اس حدیث میں مشرک جیسا قرار دیا گیا ہے اور شرک ایک ایسا گناہ ہے کہ اللہ تعالی دیگر گناہوں میں سے جنکی چاہے سزا دے لے اور جو چاہے معاف فرما دے۔ مگر

شرک کا گناہ کسی کو معاف نہیں کرے گا اور اس بات کی شہادت قرآن کریم میں موجود ہے۔ سورہ نساء میں ارشاد الٰہی ہے :

ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء۔

ترجمہ :۔ بے شک اللہ تعالیٰ اس گناہ کو معاف نہیں کرے گا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک کیا جائے اور اس کے ما سوا گناہوں میں سے جسے وہ چاہے معاف کر دے۔ (النساء ۱۲۴)

اور صحیح مسلم و نسائی میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ یمن کے جیشان نامی علاقے سے ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کے علاقے میں پی جانے والی مکئی و جو سے تیار ہونے والی شراب " مزر " کے بارے میں پوچھا تو آپؐ نے فرمایا۔ "او مسکر ھو" کیا وہ نشہ آور ہے ؟ اس نے کہا : ہاں ' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : " کل مسکر حرام" ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

و ان عند اللہ عهدا لمن یشرب المسکر ان یسقیہ من طینة الخبال۔

ترجمہ :۔ نشہ آور چیز پینے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے عہد کر رکھا ہے کہ وہ انہیں (آخرت میں) طینة الخبال پلائے گا۔ صحابہ کرام نے پوچھا اے اللہ کے رسول طینة الخبال کیا ہے ؟ آپؐ نے فرمایا :

عرق اهل النار او عصارة اهل النار۔

(الترغیب ۴ / ۳۰۱ و مشکوۃ ۲ / ۱۰۸۱

ترجمہ :۔ طینة الخبال اہل جہنم کا عرق یا ان کا نچوڑ ہے۔

اور اس شراب نوشی کے بہت بڑا جرم ہونے کا اندازہ تو ترمذی و مسند احمد میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور نسائی و مسند احمد و دارمی اور مستدرک میں عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی اس ارشاد نبویؐ سے ہی کیا جا سکتا ہے جس میں آپؐ فرماتے ہیں :

من شرب الخمر لم تقبل له صلوة اربعين صباحا' فان تاب تاب الله عليه فان عاد لم تقبل له صلاة اربعين صباحا فان تاب تاب الله عليه فان عاد لم تقبل له صلوة اربعين صباحا فان تاب تاب الله عليه فان عاد الرابعة لم تقبل له صلوة اربعين صباحا فان عاد لم يتب الله عليه و سقاه من نهر الخبال۔ (مشکوۃ ۲ ، ۱۰۸۲' صحیح الجامع ۳ ، ۵ ، ۳۰۵' ۳۰۶)

ترجمہ :۔ جس نے شراب پی چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ اگر وہ توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے اور اگر وہ دوبارہ شراب نوشی کرے تو اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوتی اور اگر وہ توبہ کر لے تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے اور اگر اس نے تیسری مرتبہ پھر شراب نوشی کی تو اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوتی اور اگر وہ اس سے توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے اور اگر اس نے چوتھی مرتبہ بھی شراب پی تو اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہو گی اور اگر وہ توبہ بھی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول نہیں کرے گا اور اسے (آخرت میں) اہل جہنم کا عرق یا نچوڑ پلائے گا۔

اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ارشاد نبویؐ کے الفاظ یہ بھی ہیں۔

فان مات دخل النار و ان تاب تاب الله عليه۔

(حوالہ جات سابقہ از صحیح الجامع و الترغیب ۳ ، ۳۰۶)

ترجمہ :۔ اگر وہ اسی طرح مرگیا تو واصل جہنم ہو گا اور اگر اس نے توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے گا۔

ان دو صحابہ سے مروی مذکورہ کتب والی اس صحیح حدیث کے علاوہ معنی میں اس سے ملتی جلتی روایات ابو داؤد میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے' مسند احمد میں اسماء بنت یزیدؓ سے اور مسند احمد و بزاز اور طبرانی میں حضرت ابو ذر

غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں۔ (انظرها فی الترغیب ۳۰۶،۴ ۳۰۷)

شراب نوشی کرنے والے کا انجام کا اندازہ فرمالیں کہ اگر ایک مرتبہ پئے گا تو چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوتی اور اگر اسی حالت میں موت آ جائے تو جہنمی ٹھہرا اور توبہ کرلے تو اس کا دروازہ بہرحال کھلا ہے اور یہ بھی تین مرتبہ چوتھی مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی توبہ بھی قبول نہیں کرے گا اور یہ بظاہر اسی لئے ہے کہ اس نے تو توبہ کو کھیل بنا لیا ہے۔ ایک دن توبہ دوسرے دن توبہ شکنی۔ یہ اللہ تعالی کی بے پناہ رحمتوں کے ذریعہ یعنی توبہ سے مذاق نہیں تو پھر اسے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ لیکن رحمت الہی کی گہرائیوں اور وسعتوں پر بھی قربان جائیں کہ اگر کوئی توبہ کئے بغیر گناہ گار ہی مرجائے تو اس کی بدقسمتی ورنہ اس نے قیامت تک کے لئے یہ دروازہ کھلا رکھا ہوا ہے اور یہ یاد رہے کہ شراب نوشی کا گناہ صرف ایک اکیلے شخص تک ہی نہیں رہتا بلکہ اس کی لپیٹ میں خود شراب سمیت دس قسم کے لوگ بھی آتے ہیں۔ جس کا پتہ ابو داؤد اور مستدرک حاکم میں مذکور اس حدیث سے ملتا ہے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

لعن الله الخمر و شاربها و ساقيها و بائعها و مبتاعها و عاصرها و معتصرها و حاملها و المحمولة اليه و آكل ثمنها۔

ترجمہ:۔ اللہ تعالی کی لعنت ہے شراب پر اس کے پینے والے پر اور اس کے پلانے والے پر اور اس کے بیچنے والے پر اور اس کے خریدنے والے پر اور اس کے نچوڑنے والے یعنی تیار کرنے والے پر اور جس کے لئے تیار کی گئی اور اس کے اٹھانے والے پر اور جس کے لئے اٹھا کر لے جائی گئی اور اس کی قیمت کھانے والے پر۔ (صحیح الجامع ۳ ر ۵ ر ۱۹ و صححہ فیہ و فی الارواء)

اس حدیث کے راوی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ جبکہ انہی معنوں کی ایک روایت ترمذی و ابن ماجہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی

مروی ہے۔ (انظر الترغیب ۴ ر ۲۹۳ و قال الترمذی : حدیث غریب و قال المنذری : و رواتہ ثقاتہ

جبکہ صحیحین و سنن اربعہ مسند احمد اور بیہقی میں ارشاد نبویؐ ہے۔

ان اللہ و رسولہ حرم بیع الخمر و المیتة و الخنزیر و الاصنام۔

ترجمہ :۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے شراب' مردار' خنزیر اور بتوں کی خرید و فرخت حرام کی ہے۔ (الارواء ۵ ر ۱۳۰' ۱۳۱)

اور ظاہر ہے کہ ان سے حاصل کردہ کمائی بھی حرام ہے۔ مسند احمد و طبرانی میں ارشاد نبویؐ ہے۔

ثمن الخمر حرام و مهر البغی حرام و ثمن الکلب حرام۔

ترجمہ :۔ شراب کی قیمت حرام ہے پیشہ ور کسبی یا بازاری عورت کی کمائی حرام ہے اور کتے کی قیمت حرام ہے۔ (صحیح الجامع ۲ ر ۳ ر ۷۵)

اور تو اور اب تو ہم نے دیکھا ہے کہ شہروں کے مضافات والے بعض لوگ کتے پال پال کر اھالیان شہر کے ہاتھوں فروخت کرتے ہیں اور اسے کمائی کا ایک مستقل ذریعہ بنائے ہوئے ہیں۔ جبکہ مذکورہ ارشاد نبویؐ کی رو سے یہ کمائی بھی صریحا حرام ہے۔

شراب کے اور نشہ آور چیز کے حرام ہونے' شراب نوشی اور نشہ آور اشیاء کے استعمال کرنے والوں کے بارے میں وعید سے متعلقہ قرآن کریم کی آیات' تفسیری مباحث' احادیث رسول ﷺ اور بعض تشریحی نکات آپ پڑھ چکے ہیں اور کسی بھی مسلمان کے ذہن کو اپیل کرنے کے لئے تو اتنی تفصیلات ہی کافی ہیں۔

شراب نوشی کرنے والوں کا دسترخوان

وہ دستر خوان جس پر بیٹھ کر شراب نوشی کی جا رہی ہو۔ اس دستر خوان پر بیٹھنا بھی حرام ہے کیونکہ قرآن کریم میں ہے۔

من کان یومن باللہ و الیوم الآخر فلا یجلس علی مائدۃ یشرب علیھا الخمر۔ (النساء ۱۴۰

ترجمہ:۔ جو شخص اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ کسی ایسے دستر خوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب پی جا رہی ہو۔

یہ اس لئے کہ مسلمان تو منکرات کو مٹانے پر مامور ہے اور اگر وہ انہیں مٹا نہ سکے تو پھر کم از کم خود وھاں سے ہٹ جائے جہاں منکرات کا ارتکاب کیا جا رہا ہو۔ لہٰذا یہ مسلمان پر واجب ہے کہ وہ شراب نوشی کی مجلسوں اور شراب نوشی کرنے والوں کی رفاقت ترک کر دے۔ جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں ہے۔

من کان یومن باللہ و الیوم الآخر فلا یقعد علی مجالس الخمر۔

ترجمہ :۔ جو شخص اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ شراب نوشی کی مجلسوں اور محفلوں میں نہ بیٹھے۔

حضرت عمر بن عبد العزیزؒ سے مروی ہے کہ وہ شراب پینے والوں کو اور ان کی محفلوں میں بیٹھنے والوں کو بھی کوڑے مارا کرتے تھے اگرچہ وہ نہیں پیتے ہوتے تھے۔

ایک مرتبہ ایک شرابیوں کا گروہ ان کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ تو انہوں نے انہیں کوڑے مارنے کا حکم دیا۔ ان سے کہا گیا ان میں سے ایک شخص تو روزے سے تھا تو انہوں نے کہا سب سے پہلے اسے ہی کوڑے مارو۔ کیا تم نے ارشاد الہی نہیں سنا۔ جس میں اللہ تعالی نے فرمایا ہے :

و قد نزل علیکم فی الکتاب ان اذا سمعتم آیات اللہ یکفر بھا و یستھزء بھا فلا تقعدوا معھم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ انکم اذا مثلھم۔ (الخمر و سائر المسکرات ۹۷ ۔ ۹۸)

ترجمہ :۔ اللہ اس کتاب الہی میں تم کو پہلے ہی حکم دے چکا ہے کہ جہاں تم

باقی ص ۲۰ پر